رِن

سنسار میں جو پُرش جنم لیتا ہے۔ اس پر پانچ پرکار کے رِن (قرضے) ہوتے ہیں۔

۱۔ دیو رِن —— قرضۂ الٰہی
۲۔ رِشی رِن —— قرضۂ مُرشد
۳۔ پِتر رِن —— قرضۂ اجداد
۴۔ بِیر رِن
۵۔ آتما رِن

ان پانچوں رِنوں سے اُدّھار (رہائی۔ چھٹکارا) اس پرکار سے ہوتا ہے۔ یگیہ کرنے سے دیو رِن سے، وید پاٹھا سے رِشی رِن سے، پُتر کے جنم سے پِتر رِن سے، اور دان، دَچھنا (دَکشنا) سے بِپر (برہمن) رِن سے، اور آتما رِن سے بچار اور گیان کے اُدے (طلوع۔ نمودار) ہونے سے اُدّھار ہوتا ہے۔

سوندریہ (خُوبصورتی)

۱۔ شاریرک —— شریر (جسم) کی۔ جسمانی
۲۔ مانسک —— ذہن کی۔ ذہنی
۳۔ آتمک (ادھیاتمک) آتما کی —— رُوحانی

شریر کی خوبصورتی چہرے کی ہے۔ من کی خوبصورتی سداچار کی ہے۔ آتما کی خوبصورتی بھگوان کی بھگتی (تپ) اور گیان (وِدیا) کی ہوتی ہے

سدھی

سدھی = عرفانِ کامل - قدرت - دل کی خواہش پوری کرنا - عبادت اور ریاضت سے
بعید از انسانی قوّت وکمال حاصل کرنا -
سدھیاں آٹھ مانی گئی ہیں - اَشٹ (آٹھ) سدّھی :

۱- اَنِما (اَنِمَن) = خود کو ذرّے کی مانند بنانا - بہت چھوٹا بن جانے کی قدرت -
وہ قوّت جس سے انسان بہت چھوٹا ہو کر ہر جگہ پھر سکتا ہے -

۲- مَہِما (مَہِمَن) = خود کو عرش کی مانند بلند و لامحدود بنانا - بہت بڑا بن جانے کی قدرت -

۳- گرِما (گرِمَن) = (بھاری پن - بوجھ) = خود کو وزنی بنا لینے کی قدرت

۴- لَگھِما (لَگھِمَن) = (خوردی - ہلکا پن) خود کو سبک تر بنا لینا - ہلکا بن جانے کی قدرت

۵- پراپتی = حصول کی قوّتِ کاملہ پیدا کرنا - چاہے جتنے دُور پر کوئی چیز ہو - اسے پانے کی قوّت

۶- پراکامیہ = خواہش کو پورا کرنے کی کامل قوّت حاصل کر لینا - حسبِ منشا اپنا کام پورا کرنے کی قدرت - (کاماوساتیا = خواہشاتِ دنیوی کو پورا کرنے کی قدرت)

۷- اِشتوَہ یا اِیشوریہ (حکومت) رکھنے کی قدرت
قابض ہونے کی قدرتِ کاملہ (= فضیلت - سرداری)

۸- وَشِتو = سب کو اپنے بس میں لانے کی قدرت (وَش = قابو، اختیار، حکومت) (وَشِتا - قابو، قبضہ)

گیان

۱۔ اِندریہ گیان ۔ جو حواس کے ذریعے حاصل ہو ۔ رُوپ رس کا گیان
۲۔ ودیا گیان ۔ جو بُدھی کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے۔ رُوپ رس کو دیکھ کر اس جوہر کا گیان جس میں یہ گُن موجود ہوتے ہیں ۔

صرف

نمونے حسنِ اسلوبِ بیاں کے
اور اِستُدراج و نیرنگِ جہاں کے

— مہرشی وششٹ سومیرو کی چوٹی پر سے نیچے کود پڑے۔ مگر ان کو ذرا بھی چوٹ نہیں لگی جیسے کوئی روئی کے ڈھیر پر گر پڑے۔ ویسے ہی وہ پتھروں پر گرے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ پہاڑ پر سے کودنے میں موت نہیں ہے۔ تب وہ جنگل میں لگی ہوئی خوفناک آگ کے بیچ میں گھس پڑے مگر خوب جل رہی آگ نے بھی ان کو نہیں جلایا۔ وہ جلتی ہوئی آگ رشی کے جسم کو ٹھنڈی معلوم ہوئی۔ تب شوک سے بیاکل دیاکل منی گلے میں بڑا بھاری پتھر باندھ کر سمندر میں کود پڑے مگر پھر بھی ڈوبے نہیں لہروں نے انہیں کنارے پر پہنچا دیا۔

— بھگوان وشنو ترلوک کا ہت کرنے کے لیے سمیرو پہاڑ پر تپ کر رہے تھے۔ ایک دن انہوں نے سمندر کو بلایا۔ مگر سمندر ان کے پاس نہیں گیا۔ تب انہوں نے غضب ناک ہو کر سمندر کا پانی ٹھہرا دیا۔ اور اپنے جسم کی گرمی سے اسے پسینے کی طرح کھارا کر کے کہا: آج سے تمہارا پانی پینے کے قابل نہ رہے گا!

— فوراً ہی زمین پھٹ گئی اور سگندھ سے بھرے امرت کی مانند میٹھے اور نرمل ٹھنڈے جل کی دھارا اوپر نکلی۔

— "شرناگت کی رکھشا سجن کرتے ہی ہیں۔ ہم آپ کی شرن میں آئی ہیں۔ اس لیے کرشنا کیجیے تمہیں دیکھ کر میں کام بس ہو گئی۔ تمہاری ہی وجہ سے میں کام پیڑا سہہ رہی ہوں۔ تمہارے سوا میری کوئی دوسری گتی نہیں ہے۔ تم مجھے آتم سمرپن کر کے خوش کرو۔ ہے کمل نین! دکھی لوگوں کی رکھشا کرنا تمہارا دھرم ہے۔ میری پرارتھنا مان کر مجھے تم پران دان دو۔ ۔ تم مجھے گرہن کرو۔ بھلے پرشوں کا یہی مت ہے ہے مہاباہو! مجھے پران دان دے کر تم اُتم دھرم کا آچرن کرو۔ ہے پرش سریشٹ! میں اس وقت تمہاری شرن میں ہوں۔ تم دین اناتھوں کی رکھشا کرتے ہو میں تمہاری شرن میں آئی ہوں روتی ہوں اور خواہش کر کے خود پرارتھنا بھی کر رہی ہوں تم میرا کلیان کرو۔ میں سوبھاو سے دنیا کے یوگیہ ہوں مجھے بھج کر سریشٹ بھوگ اور اُشٹوریہ کے حقدار بنو۔ تم آتم سمرپن کر کے میری خواہش پوری کرو!"

— ناگ کنیا الوپی کی ارجن سے گفتگو

— دوار کا میں

— یوں کہ جیسے جوان گائے سانڈ کے پاس کام سے بیتاب ہوئی ہوئی جاتی ہے۔ ویسے ہی وہ بھیم سین کے پاس گئی۔ گومتی ندی کے کنارے پر بڑے بھاری سالکھو کے

درخت سے جیسے لتا لپٹی ہوئی ہو ایسے ہی دروپدی دونوں کومل ہاتھوں سے بھیم سین سے لپٹ گئیں۔ ہتھنی جیسے سونڈ سے اپنے سوامی ہاتھی کو لپٹ جاتی ہے۔ ویسے ہی بھیم سین سے لپٹ کر گاندھار سوَر سے بجتی ہوئی بین کی منوہر امرت دھارا کے سمان مدھر بولی سے دروپدی بولی —

— شرد رِتو کے کمل کی طرح، مرگ سمان (ہرن کی طرح) سُورن (سورج) سے گھومی ہوئی وشال نیتروں (بڑی آنکھوں) والی اور سُگندھ سے بھرپور ہو۔

— وہ پرم روپ وتی جوان راج کنیا کام دیو کے مد سے متوالی ہو رہی تھی۔

"مہاراج: میں اپنا من پران اور دیگر سب کچھ آپ کو ارپن کر چکی ہوں۔ میں نے من سے آپ کو ور لیا ہے۔ ہے ناتھ! اس داسی کی بھینٹ سویکار کرو!

مجھے کام ستا رہا ہے۔ مجھ پر کرپا کر کے مجھے پتنی روپ میں سویکار کرو!"

— ساکشات لکشمی کی طرح پرکاش والی سُندری کمل کے پھول جیسے نہایت مہین کپڑے پہنے۔ تیجسوی راجا کو دیکھ کر اپنے دل کا بھاو اور انوراگ بتلانے لگی۔ اس کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھتے ہوئے اس کی سُندرتا کا امرت پینے لگی۔

اس کی پربھا دیکھ کر انہیں دھوکا ہوا۔ کہ یہ سورج کی پربھا ہے۔ اس کے تپے ہوئے سوَرن کے سمان تیج والے شریر کو دیکھ کر انہوں نے اسے آگ کی لپٹ سمجھا۔ پرسنّ چت اور کانتی سے وہ انہیں ایک نرمل چندر کلا دکھائی دی۔ وہ کمل نینی پہاڑ کی ایک چوٹی پر کھڑی تھی۔ دُور سے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا گویا وہاں کوئی سونے کی مورت کسی نے کھڑی کر دی ہو۔ اس کی صورت اور لباس کی چمک سے اس پہاڑ کے درخت اور چوٹیاں سونے کی معلوم دیتی تھیں۔

"ہے چندر مکھی! تم مجھے سویکار کرو ہے کنٹھ کے گلے والی! ہے کُل مکھی! ہے روپ وتی حسینہ! پریم دان کر کے میری رکھشا کرنا ہی تمہارا دھرم ہے۔

کام دیو نے میرے دل میں آگ لگا دی ہے۔ اسے تم اپنے پریم جل سے بجھا دو!

تم میرے آدھین ہو کر کام دیو کو شانت کرو۔ سُندری! تم گندھرو ودھی کے انوسار مجھ سے بیاہ کر لو!"

"اگر آپ سچ مچ مجھ پر فریفتہ ہو کر پیار کرنے لگے ہیں۔ تو میرے پتا سے میرے لیے پرارتھنا کیجیے! مہاراج! جس طرح آپ کے من کو میں نے ہر لیا ہے۔ ویسے ہی آپ نے دیکھتے ہی میرے چت کو چرا لیا ہے۔ مگر ہے شیر تن! اپنے جسم پر مجھے کوئی ادھکار

(حق) نہ ہونے کی وجہ سے میں آپ کو نہیں بھیج سکتی۔ عورتیں کہیں کسی حالت میں بھی آزاد نہیں ہوتیں

کون عورت یہ نہ چاہے گی کہ آپ جیسا تینوں لوکوں میں مشہور شاستر کے جاننے والا اچھے گھرانے میں پیدا ہُوا بھگت وِتسّل راجا اس کا سوامی (پتی) ہو؟ اس لئے مجھے جانے دیجیے۔ اور میرے پتا سُورج نارائن کو پرنام، تپسیا، برت، پُوجا وغیرہ سے خوش کرکے میرے لیے پرارتھنا کیجیے!

دشمنوں کو تباہ کرنے والے! وہ اگر مجھے آپ کو دینے کے لیے تیار ہو جائیں گے۔ تو میں اس وقت بڑی خوشی سے آپ کی سَہ دھرمی ہو جاؤں گی۔ ہے کشتریوں میں سرشیٹ! میں ان دنیا کے چراغ سُورج دیو کی چھوٹی کنیا ہُوں۔ میرا نام تپتی ہے!

—— تپتی راجہ سموان سے!

—— ان کنیاؤں میں سے جسے دیکھتے تھے۔ وہی ان کا من ہر لیتی تھی۔

"ہے جانکی! تمہارا چرتر چاہے شُدھ ہو اور چاہے نہ ہو۔ مگر کُتّے کے جُو ٹھے کیے ہُوئے ہَوِیہ (بھینٹ پوجا کا سامان، گھی، مکھن) کی طرح میں تم کو سویکار نہیں کر سکتا!"

—— رام چندر کے یہ کڑوے، بچن سُن کر پتی برتا جانکی بہت ہی دُکھی ہوئیں۔ اور کٹے ہُوئے کیلے کے درخت کی طرح زمین پر گر پڑیں۔ پتی کے درشن کی خوشی سے پہلے ان کا چہرہ کمل کی طرح کِھل گیا تھا۔ مگر اب وہ مُنہ کی بھاپ سے میلے ہو گئے شیشے کی طرح ماند پڑ گیا۔

—— ہَوا سے ہلتے ہُوئے کیلے کی طرح کانپتی ہُوئی اور سَناتھ (پتی والی) ہونے پر بھی اناتھ ہُوئی بڑے بڑے بالوں والی دروپدی کو کھینچتا ہُوا دوشاسن سبھا کے پاس لے گیا۔ اپنے آپ کو کھینچ رہے دوشاسن سے دروپدی نے آہستہ سے کہا: "نیچ! میں اس وقت رجسولا ہُوں۔ اور ایک ہی ساڑھی پہنے ہُوئے ہُوں۔!"

پاپی دوشاسن دروپدی کے کپڑے کو زبردستی اُتارنے لگا۔ ("ہم نے تم کو جُوئے میں جیتا ہے۔ اب تم ہماری داسی ہو۔ داسیوں کو شرم و حجاب کیسا؟")

دُکھیا دروپدی نہایت دردناک آواز میں کرشن کو پُکارنے لگی:

"ہے کرشن! ہے کرونا کے ساگر! ہے دُنیا بندھو! ہے جگدیشور! ہے گوپی ولبھ! کورو میرا اپمان کر رہے ہیں۔ اس کی خبر کیا تم کو نہیں؟ ہے ناتھ! ہا رما ارعورت وزن و نروجیہ ناتھ! ہا برج ناتھ! (برج) ہا دوارکا ناتھ! ہاں دُکھ ناشک! ہاں مدھو سُودن (مدھو نامی راکھشس کو مار ڈالنے والے) میں آپ کی شرن میں ہُوں۔ ہے گووند! میری رکھشا

کرو!

جُوں ہی دروپدی نے پکارا تُوں ہی دھرم کپڑا بن کر بڑھنے لگا۔ دھرم کے پرتاپ سے اور کرشن کی کرپا سے دروپدی کو ننگی کرنے کے لیے دُشٹ دوشاسن جتنا ہی کپڑا کھینچتا تھا۔ اتنے ہی اسی رنگ کے اور اور کئی رنگوں کے کپڑے نکلتے چلے آتے تھے۔ کپڑوں کا ڈھیر لگ گیا۔ مگر دروپدی ننگی نہ ہوئی۔ کپڑا کھینچتے کھینچتے جب دوشاسن تھک گیا، تب شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا۔

"ہے دریودھن! دوشاسن نے تیری صلاح سے دروپدی کو بھری سبھا میں ننگی کرنے کا اُدیوگ کیا۔ وہ بھی ہم نے سہن کر لیا۔

نراپرادھ دروپدی کو سبھا میں بُلا کر تم نے اسے اپنی جانگھ پر بٹھانے کا اشارہ کیا۔ وہ بھی ہم نے سہن کر لیا" —— پانڈو

تو رُوپ، گُن، ایشں کی پورنشٹھا سے تاپا ہُوا نوجوان ہے۔ بیل کی طرح پرایا بوجھ ڈھونے سے تو تیرے لیے مرنا ہی اچھا ہے۔

بے وقت مرنا اچھا مگر دشمن کے آدھین ہونا بہت بُرا ہے۔

بزدل بن کر دشمن کے ملک سندھو دیش کی لڑکیوں کی ملامت کا نشانہ مت بن!

میں سرلیشٹ کُل کی بیٹی اور سرلیشٹ کُل کی بہو ہُوں۔ کملنی جیسے ایک سرو ور (تالاب) سے دوسرے سرو ور میں جاتی ہے۔ ویسے ہی میں بھی ایک کُل سے دوسرے کُل میں آئی ہوں۔

"میں وشے واسنا میں متوالی ہو کر اپنے یزدوش پیارے کے ساتھ بہت عرصہ تک بھوگ بھوگتی رہی مگر اتنا عرصہ گزرنے پر بھی یہی پرتیت ہوتا ہے۔ گویا میں اپنے پیارے کے ساتھ کبھی رہی ہی نہیں" —————— پنگلا (ویشیا)

راجہ بیاتی (ججاتی) نے کام واسنا کی ترپتی (سیری) کے لیے بڑھاپے میں ایک ہزار سال کی جوانی مول لی تھی۔ مگر آخرکار ان کو بھی کہنا پڑا:

"بھوگ بھوگنے سے بھوگ بلاس کی کامنا شانت نہیں ہوتی! مجھے وشے بھوگ کا آنند لیتے ہزار سال گزر گئے۔ تو بھی میرے وشے بھوگ کی کامنا کم نہ ہو کر دن بدن بڑھتی ہی جاتی ہے۔ گھی ڈالنے سے جیسے آگ اور بھی بھڑک اُٹھتی ہے ویسے ہی بھوگ سے لالسا اور بھی بڑھتی ہے۔"

"ہے راکھشس! ہستنی کیا کبھی مست جنگلی گج راج کو چھوڑ کر سُؤر کو چھو سکتی ہے؟ شیرنی کیا کبھی گیدڑ کو چاہ سکتی ہے؟ جس استری نے پھولوں سے پیدا ہُوا مدھو (شہد) اور

اور بڑھیا شراب پی ہو۔ وہ کیا کبھی کانچی ہو سکتی ہے؟ مجھ ابھاگنی کی آنکھیں تم کو دیکھ کر ترپت (آسودہ، سیراب، سیر) نہیں ہوئیں

میرے تھنوں میں دودھ بھرا ہے۔ مجھ مند بھاگنی کی گود میں بیٹھ کر دودھ پی لو!

برسات کے بادل کی طرح شور پیر سدا گرجتے ہیں۔ اور زرخیز زمین میں بوئے گئے بیج کی مانند جلدی پھل بھی دیتے ہیں۔

بسنت کے موسم میں ہتھنی کے لیے کام میں مست ہوئے دو ہاتھی جیسے باہم یدھ کریں، رتو متی (حائضہ، آلنگ پر آئی ہوئی۔ مٹکی ہوئی) گائے کے لیے جیسے دو سانڈ بھڑ جائیں۔

یگیہ میں شمی درخت کی دو لکڑیوں کی رگڑ سے جیسے آگ پرگٹ ہوتی ہے۔ ویسے ہی ارجن اور سبھدرا (واسودیو کی بیٹی، کرشن کی سوتیلی بہن) کے سماگم سے تیجسوی ابھیمنیو کا جنم ہوا۔

پہاڑوں کی چوٹیوں کی طرح اونچے چوڑے نتمب، ستنوں کے بوجھ سے قدم قدم پر جھکتی بہت سے مہین ریشمی کپڑے سے ڈھکی ہوئی اس کی سڈول منوہر جانگھیں دیکھ کر بڑے بڑے منیوں کے دل بھی ہل جاتے تھے۔

ستنوں کے بوجھ سے جھکی ہوئی مٹھی میں آ جانے والی کمر اور ندی کے تٹ کی مانند نرمل جنگھائیں دیکھ کر کام کی اگنی بھڑک کر مجھے جلا رہی ہے۔

اور [illegible] نا ہستند بکھرے ہوئے استن، دلفریب ولاس اور کٹاکش [illegible] دیکھ کر سب کے چنچل اور حیرت ہو گئے۔

اُنت پھوں اور وشال نتمبوں والی۔ استریاں کھیڑا کرنے لگیں۔

وہ استریاں سونے کی ویدی، چاند کی کرن، اگنی کے شعلے اور تاروں کی قطار کی طرح دل کو خوش کرنے والی تھیں۔

عورتوں کے لیے کام ویدنا کیسی ناقابلِ برداشت ہوتی ہے۔

میں اس پر موہت ہو گئی ہوں اور اس سے انگ سنگ چاہتی ہوں۔

میتھن کا وقت سب جانداروں کے لیے ہت کا کارن اور سب کو آنند دایک ہوتا ہے۔

دھرم پورک: تم خود ہی اپنے آپ کو مجھے ارپن کرو مجھے اپنے کو آپ دینے (آتم سمرپن کرنے) کا ادھیکار ہے۔ تو میں آپ کو گندھرو ریتی سے سویکار کرتی ہوں!

—— جیسا ایمیمانی متوالے ہاتھیوں کی طرح بلوان۔

—— دھن کے گرب اور مد (جوشِ جوانی) سے متوالے ہو رہے تھے۔

—— وہ سوبھاؤ سے ہی بڑی مانی (خوددار) تھی

—— کونجوں کی مانند وِلاپ کرتی ہوئی۔

—— بیل بہت گائے کی طرح بلکتی ہوئی نوجوان بھاریا

—— وہ سنہرے کملوں والی ندی پہاڑ کے گلے میں پڑی ہوئی کملوں کی مالا کی طرح معلوم ہوتی تھی ——

—— "اروشی میرے روپ اور یوون کو دیکھ کر کاماتر (شہوت ناک) ہوئی۔ اور میرے ساتھ بھوگ کی چاہنا کرنے لگی مگر وہ میں آکر مجھے شاپ (شراپ۔ سراپ) دیا۔ تم نے پُرش ہو کر میرا نرادر کیا ہے۔"

—— ارجن

—— جیسے سورج کی کرنوں کے پڑنے سے کمل کھل جاتے ہیں۔ چاند کے طلوع ہونے سے جیسے سمندر امنڈ پڑتا ہے۔

—— آگ سے گھرے ہوئے ہرن کی طرح بیاکل ہو اٹھی۔

—— کیچڑ میں پھنسی ہوئی کمزور گائے کی طرح۔

—— اپسرا اُروشی کو دیکھ کر بُرن جی کام کے بس ہو گئے۔ اُروشی سے کہنے لگے: "تم مجھ سے رت (رتی مباشرت) کرو۔ تم کو دیکھ کے میرا کام پات (انزال) ہوا چاہتا ہے۔" یہ کہتے تھے کہ اسی میں ان کا بیرج (بیج) پات ہو گیا۔

—— دھرم بھرشٹ ہو کر استریاں من مانے آدمی سے رمن کرتی ہیں۔

—— یہ بالکل ناممکن ہے کہ کسی ایک دیس کے سبھی لوگ پاپی ہوں۔

—— —— آکاش کی طرح اپار۔

—— ہر ایک دیش میں مُتفقین (استری سنگ) ابھچار ہی ہوتا ہے۔

—— —— کبھی ہرن کے پیٹ سے شیر پیدا ہوتا ہے؟

—— دیپ شکھا (چراغ کی لو) ہوا سے رہت ستھان میں بالکل اڈول ہو کر جلتی ہے۔

—— متھلا نگری کو آگ سے جلتا دیکھ کر راجہ جنک نے کہا تھا: "اس میں ہمارا کچھ نہیں جلتا!"

—— ہاتھی کا مستک پھٹ گیا۔ وہ زلزلے سے ٹوٹے پہاڑ کی طرح چکر کھا کر گر پڑا۔

— وہ پہاڑ کی چوٹی سے آندھی کے اُکھڑے ہوئے درخت کی طرح گر پڑے۔

— جیسے کوئی مشعل لے کر ہاتھی کو بھڑکاتا ہے۔ ایسے وہ اپنے بچن روپی تیز بالوں سے مجھے بھڑکاتا ہے۔

— آہوتی (آہُتی۔ ہوم کا سامان) ڈالنے سے اگنی کا تیج بڑھتا ہے۔

— آپ کے درشن ماتر سے میں شوک رہت ہُوا ہوں۔ جیسے کوئی امرت پی کر ترپت (سیر) نہیں ہوتا۔ ویسے ہی آپ کے اپدیش بھرے بچنوں کو بار بار سن کر بھی میرا من نہیں بھرتا۔

— تمہارا سُوکھا ہُوا مُنہ دیکھنے ہی سے تمہارے دل کے دُکھ کی تھاہ لگتی ہے۔

— ان سُندریوں کے چہرے دُھوپ اور تکان سے بیاکل ہو کر ایسے ہو گئے ہیں۔ کہ جیسا مُرجھایا ہُوا کنول ہوتا ہے۔ ہوتے ہوتے ان سُندر رانیوں کی شوبھا اس طرح نَشٹ ہو گئی۔ جس طرح پھولوں کی مالائیں دُھوپ میں پڑے رہنے سے مرجھا جاتی ہیں۔

— جو کِشتری بیر پہلے جنم میں چندن اور اگر لگا کر سوتے تھے۔ جن کے چرنوں میں راجاؤں کے مُکٹ لوٹتے تھے۔ وہ آج دھول میں لوٹ رہے ہیں۔

— لجّاوتی ہنس کی مانند چال والی، سُندر استریاں دُکھ سے بے کل سارسوں کی طرح رو رہی ہیں۔ ان کے چہروں کو سورج اپنی کرنوں سے تپا رہے ہیں۔

— وہ اَنکُش (آنکش) سے زخمی ہاتھی کی طرح غصّے سے نڈھال ہو گئے۔

— اس مہابیر کے چاروں طرف پورے چاند کی طرح سُندر مُکھ والی استریاں اس طرح بیٹھی ہیں۔ جیسے متوالے ہاتھی کے پاس بہت سی ہتھنیاں بیٹھی ہُوں۔

— مہابیر پُرش مست ہاتھی کی طرح جھُوم رہے ہیں۔

— وہ دُرج رُوپی منورما، اپنی کانتی سے جگمگا رہی تھی۔

— یہ استری بے پَت کی ہے۔ اور پت کھوجنے کے واسطے اس بن میں پھرا کرتی ہے۔

— چٹان پر مارے ہوئے بان کی طرح سراپ بیکار ہو گیا۔

— اُجل کھمبے کی طرح کھڑے ہو کر تپ کیا۔

— جس طرح کسان لوگ بادلوں کی راہ دیکھا کرتے ہیں۔ اس طرح میں ان کا انتظار کر رہا ہوں۔

—— آپ اپنے تیش سے چاند کی طرح چمکتے ہیں۔

—— زمانۂ قدیم میں لوگ اپنے اپنے ورن کی استریوں سے گائے بیل کے سمان آچرن کرتے تھے جو جس سے چاہے وہار کر سکتا تھا۔ اب انسانوں میں وبھچار پاپ سمجھا جاتا ہے مگر جانور ابھی تک اسی دھرم کا پالن کرتے ہیں۔

—— سورج کی طرح سونے کے کوچ اور سونے کی مالائیں زمین پر اس طرح پڑی ہیں جیسے جلتی ہوئی آگ ہو۔

—— ان دکھ اور شوک سے بیاکل ناتھ رہت بیاکل استریوں کے چہرے پراتہ کال کے سورج کے سونے اور تانبے کی طرح لال ہو گئے ہیں۔

—— یہ ہنداڑہت استریاں دکھ بھوگنے کے یوگیہ نہیں تھیں۔ مگر دکھ بھوگ رہی ہیں۔

—— سب استریاں ایک ایک دھوتی پہن کر اناتھ کی طرح گھر سے نکلیں۔ جیسے ہاتھیوں کے نہ رہنے سے ان کی ہتھنیاں بدلی ہوئی گپھاؤں سے نکلتی ہیں۔ ایسے ہی سب استریاں سفید پہاڑ کی چوٹی کی طرح گھروں سے نکلیں۔

—— میدانِ جنگ لاشوں سے ایسا بھر گیا ہے۔ جیسے تاروں سے رات کے وقت آسمان بھر جاتا ہے۔

—— اس کا جسم لگے ہوئے بالوں سے ایسا نظر آتا ہے۔ جیسے پھلے ہوئے کچنار کے درختوں سے پہاڑ۔

ایک وقت بھگوان دھرم تپسوی وشوامتر کا امتحان لینے کے لیے مہرشی وششٹ کا روپ دھر کر وشوامتر کے آشرم میں گئے سپت رشیوں میں سے ایک وششٹ کا روپ بنائے دھرم بھوک کے بن کر پہنچے۔ وشوامتر نے انہیں دیکھ کر بڑے شوق سے بڑھیا بھوجن بنایا۔ مگر وششٹ نے کھانا تیار ہونے تک ان کی راہ نہیں دیکھی۔ اس وقت وششٹ روپی دھرم دوسرے منیوں کا دیا ہوا کھانا کھا کر سیر ہو گئے۔

ادھر وشوامتر گرماگرم بھوجن لے کر ان کے پاس پہنچے۔ یہ دیکھ کر دھرم وشوامتر سے یہ کہہ کر چلے گئے:

"کہ رشی ور! میں بھوجن کر چکا! تم کھڑے رہو!"

وشوامتر وہ گرم گرم بھوجن کا برتن ہاتھ کے سہارے سر پہ رکھے کھڑے رہے۔

وہ اس طرح درخت کی مانند صرف ہوا کھا کر کھڑے رہے۔

اس طرح سو سال گزر گئے۔

دھرم پرُو وششٹ کا رُوپ دھر کر بھوجن کے لیے آئے۔ اُنہوں نے دیکھا کہ بدھیمان وشوامتر ویسے ہی گرم بھوجن کا برتن سر پر رکھے اسی جگہ کھڑے ہیں۔

تب انہوں نے وہ گرم کھانا کھا لیا۔ پھر "ہے برہمہ رشی! میں بہت خوش ہوں" کہہ کر مُنہ مانگا آشیرباد دے کر وششٹ رُوپی دھرم وہاں سے چل دیے۔ تب سے دھرم کے کہنے کے مطابق وشوامتر کھشتری سے براہمن ہو گئے۔

مہرشی اشٹاوکر سنتوچھ سیج پر لیٹ گئے۔ اور بُڑھیا سے بولے۔ کہ رات گزری جا رہی ہے۔ تم بھی سو رہو۔ تپسوی کے کہنے پر بڑھیا دوسری شیا پر لیٹ گئی۔ کچھ دیر بعد بڑھیا جاڑے کا بہانہ کر کے کانپتی ہُوئی مہرشی کی سیج پر آ گئی۔ مہرشی نے اسے اپنی سیج پر آتے دیکھ کر آدر کے ساتھ لیٹ جانے دیا۔ بڑھیا اشٹاوکر کی سیج پر جا کر ان کو بغل گیر کرنے لگی۔ مگر مہرشی لکڑی کی طرح نروکار پڑے رہے۔ یہ دیکھ کر بڑھیا نے کہا:

بھگون! پُرش کا سپرش کرنے پر استری میں دھیرج نہیں رہتا۔ استریوں کا یہی سوبھاو ہے۔ آپ کا سپرش کرتے ہی مجھے کام دیو ستا رہا ہے۔ آپ میری اچھا پوری کر دیں۔ میں نے جب سے آپ کو دیکھا ہے تبھی سے میں بیاکل ہو رہی ہُوں۔ آپ خوشی سے آلنگن کر کے مجھے کرتارتھ کیجیے۔ آپ میری اچھا پوری کریں گے تو میں بھی آپ کے منورتھ سپھل کروں گی۔ پُرش سنسرگ سے بڑھ کر استریوں کے لیے سرشٹھ سُکھ نہیں ہے۔ کام سے پیڑت ہو کر استریاں سُتنتر بے مہار ہو جاتی ہیں۔ اس وقت تپتی ہُوئی بالو پر چلنے میں بھی ان کو کلیش نہیں ہوتا۔ استریاں سوبھاو سے ہی کام سے پیڑت ہوتی ہیں۔ ہزاروں استریوں میں کہیں کہیں ایک پتی برتا دکھائی دیتی ہے۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ لاکھوں میں ہی کوئی ستی نکلتی ہے۔ جب ان میں کام کا جوش پیدا ہوتا ہے تب وہ ماتا پتا، بھائی، پتی، بیٹا اور دیور کی بھی پروا نہیں کرتیں۔ وہ اپنی اچھا پوری کر کے ہی مانتی ہیں۔ کام کے بس میں ہو کر وہ کُلٹا ہو جاتی ہیں۔

بھگون! میں سوادھین (آزاد) ہُوں۔ میرے ساتھ سماگم کرنے سے آپ کو پر استری گمن کا دوش نہیں لگے گا۔ میں کام پیڑت ہو رہی ہُوں۔ آپ میری اچھا پوری نہ کریں گے۔ تو آپ کو پاپ لگے گا۔ میں آپ کو پرنام کرتی ہُوں۔ آپ مجھ پر دیا کیجیے۔ اگر آپ پر استری گمن کرنا پاپ سمجھتے ہیں۔ تو میں آپ کی پتنی بننے کے لئے تیار ہُوں۔ آپ میرا پانی گرہن

کر لیجیے - پھر آپ کو ذرا بھی دوش نہیں لگ سکتا - میں آزاد ہوں - خود اپنا دان کر سکتی ہوں -

اشٹاوکر بولے" : تینوں لوکوں میں کوئی بھی استری سوادھین (آزاد) نہیں ہے تم کیسے آزاد و خود مختار ہو گئیں ؟ بچپن میں باپ ، جوانی میں پتی اور بڑھاپے میں بیٹا استریوں کی رکھشا کرتے ہیں - بھلا استریوں کو آزادی کہاں - پرجاپتی نے کہا ہے کہ استری جاتی کبھی سوادھین نہیں ہے "

" تم کنیادان کے پاتر ہو - اس وقت شبھ نکشتر ہے - تم ابھی میری کنیا کا پانی گرہن کرو "

" تم کمل کے پھول ایسی کومل ہو - تمہارے استن سندر سندر ہیں - موٹی موٹی دونوں جانگھیں تمہاری ہیں - چندرماں کا ایسا تمہارا مکھ ہے اور ہردے تمہارا گمبھیر ہے - تم کون ہو ؟ ایسا سندر سروپ تو دیبی کا بھی نہیں ہے !"

...... راجہ چہل قدمی کرتے ہوئے اشوک بن میں آپہنچے ، اور شرمشٹھا کو دیکھ کر اس کے پاس بیٹھ گئے - شیریں مسکراہٹ والی شرمشٹھا نے جب تنہائی میں ان کو اکیلا پایا ، تب دونوں ہاتھ جوڑ کر ان کے پاس آکر کھڑی ہو گئی - اور کہنے لگی - " ہے راجن ! آپ جانتے ہیں ، کہ میں کُلین خاندان کی نیک چلن سُنداری ہوں - میں آپ کو خوش کر کے آپ سے رِتو کال میں گربھا دھارن (استقرار حمل کے بعد کی ایک رسم) کی پرارتھنا کرتی ہوں - ایسا کیجیے کہ میرا یہ رتو ستان عبث نہ جائے "

ییاتی : دیوی ! میں جانتا ہوں ، کہ تم پرم سُندری ، کُلین خاندان کی کنیا اور سوشیل ہو تم میں مجھ کو ذرا بھی دوش دکھائی نہیں دیتا ـــــ مگر شکر اچاریہ نے مجھ سے کہہ دیا ہے - کہ تم شرمشٹھا کو کبھی اپنی سیج پر نہ بلانا - اس سے لاچار ہوں - کیا کروں ؟

شرمشٹھا : مہاراج ! لوگوں کا کہنا ہے - کہ ہنسی دل لگی میں ، بیاہ شادی میں ، ملنے یوگیہ استری کے ملنے میں ، جان جانے کا جب خطرہ درپیش ہو - اور سب کچھ چھین

جانے کے موقع پر جھوٹ بولنے سے پاپ نہیں ہوتا۔ جھوٹی گواہی دینا مہا پاپ ہے۔ مگر گؤ، برہمن، استری، دین اناتھ وغیرہ کے لیے خاص خاص موقعوں پر جھوٹی گواہی دینے سے پُن ہوتا ہے۔"

سواہا — انگرہ کی استری سداچاری اور رُوپ وتی شوا کا بھیس بنا کر اگنی کے پاس گئی اور بولی: "ہے اگنی! مجھے کام ستا رہا ہے۔ اس لئے تم میری کامنا پوری کرو۔ ورنہ میں اپنی جان دے دوں گی۔ ہے ہتاشن! (ہُتاشن۔ آگ۔ نار) میں مہرشی انگرہ کی دھرم پتنی ہوں۔ میرا نام شوا ہے۔ اپنی سکھیوں سے صلاح کر کے تمہارے پاس آئی ہوں۔"

اگنی بولے: "ہے سُندری! میرے کام سے گھایل ہونے کا حال تم نے کہاں سے سنا؟ اور جن رشی پتنیوں کا تم نے ذکر کیا ہے، وہ تمہاری سکھیاں کیسی ہیں؟"

سواہا بولی: "تم ہمیں سدا سے پیارے ہو۔ مگر ہم تم سے ڈرتی تھیں۔ رشی پتنیوں نے تمہارے ڈھنگ سے تمہارا دلی مقصد تاڑ کر مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ میں رتی (بھوگ) کی خواہش کر کے آئی ہوں۔ کام دیو مجھے بہت ستا رہا ہے۔ اس لئے تم جلد میری خواہش پوری کرو۔ یہ کام کر کے میں جھٹ پٹ لوٹ جانا چاہتی ہوں۔ کیونکہ دیگر رشی پتنیاں میری راہ دیکھ رہی ہوں گی۔"

ہم سُندریاں جن کے پاس بیٹھ کر تاڑ کے پتوں سے ہوا کیا کرتی تھیں،
ان پر آج آگ میں بھسم ہو جانے سے گِدھ اپنے پروں سے ہوا کرتے ہوں گے۔
دیوتا اُنما (بہت چھوٹا اور غیر مرئی بن جانے کی قدرت) وغیرہ سِدھیوں والے ہوتے ہیں۔ وہ سنکلپ، واکیہ (بچن) نگاہ، سپرش (لمس) اور پریتی پیدا کر کے یوں پانچ طرح سے بیٹے پیدا کر سکتے ہیں۔

کنتی کو دُرویہ درشٹی (چشم نہاں بیں) مل گئی ...... تب درباسا رشی کے دیئے ہوئے منتر کی آزمائش کرنے کے لیے کنتی کے دل میں بڑا شوق پیدا ہوا۔ اُنہوں نے آچمن (پاک صاف ہو کر) کر کے شدھ ہو کر منتر پڑھ کر سُورج کا آواہن (بُلاوا) کیا۔

......

مہابا ہُو پربھاکر (سورج۔ آفتاب) انگد (باز و بند) اور مُکٹ سے سج دھج کر کُنتی کے پاس پہنچ کر مُسکراتے ہُوئے بولے: "سندری! منتر بل کے کارن میں تمہارے بس میں ہُوں۔ بتاؤ میں تمہارا کون سا کام کروں؟"

کُنتی بولیں: بھگون! میں نے صرف دل بہلاوے کی وجہ سے آپ کو بُلایا تھا۔ آپ مجھ پر کرپا کر کے یہاں سے چلے جائیں!"

سورج بولے: "سُندری! تم کہتی ہو تو میں ضرور چلا جاؤں گا۔ مگر دیوتا کو عبث بُلا کر یوں ہی لَوٹا دینا ٹھیک نہیں...... اس لئے ہے ہستنی کی چال چلنے والی! تم مجھے آتم سمرپن کرو۔ تمہاری حسبِ خواہش تمہارے سرشٹ بیٹا پیدا ہوگا"........

کُنتی نے کہا: ......"میں نے لڑکپن کی وجہ سے آپ کو کشٹ دینے کا پاپ کیا ہے۔ دیکھئے۔ میرے جسم کے دینے کا حق میرے ماتا پتا وغیرہ بڑے بوڑھوں کو ہے۔ اس لئے اس کے خلاف کر کے میں دھرم کو کیسے نشٹ کروں؟ بھگون! چرتر کی شُدھتا (سداچار) ہی استریوں کی رکھشا کرتا ہے۔ اور اسی سے استریوں کا مان ہوتا ہے۔ ہے دِواکر! (آفتاب۔ شمس) میں بالکا ہُوں۔ بنا سوچے سمجھے منتر کے بل کی پریکشا (آزمائش) کے لیے میں نے آپ کو بُلایا ہے۔ اس لئے میرا اپرادھ کشما (قصور معاف) کر دیجیے!"

سورج بولے "ہے کُنتی! تم بالکا ہو۔ اس لئے میں تمہاری خوشامد کر رہا ہُوں ...... اس لئے تم مجھے آتم دان کرو۔ اس طرح سے تمہارا بھلا ہو سکتا ہے۔ اور تمہیں شانتی مل سکتی ہے........ اس وقت تم مجھ سے سنگم کر کے میری ہی مانند تیجسوی اور پرتاپی بیٹا پیدا کرو۔ اس سے سنسار میں تمہاری کیرتی بڑھے گی"......

سراپ کے ڈر سے بیاکل ہو کر بار بار سوچتی ہُوئی کُنتی نے شرم سے سر جُھکا کر سورج سے کہا: "بھگون! میرے پتا وغیرہ بڑے (بزرگ) سب جیتے ہیں۔ ان کے ہوتے ہُوئے دھرم کو کیسے نشٹ کروں؟ اگر وید اور دھرم کی وِدھی کو چھوڑ کر میں آپ سے سنگم کروں گی۔ تو میرے پتا کی اور کُل کی بہت بدنامی ہو گی۔ یا ہے سورج دیو! اگر آپ اس کام کو دھرم سمجھتے ہیں۔ تو رشتہ داروں کے ذریعے اپنا دان کرائے بنا ہی میں آپ سے سنگم کر سکتی ہُوں۔

ہے پرم تیجسوی! دیہ دھاریوں کے دھرم، یش، کیرتی اور عمر کا آسرہ

آپ ہی ہیں۔ اس لئے اگر یوں آپ کو آتم دان کر کے بھی میں ستی بنی رہوں۔ یعنی میرا ستی دھرم نشٹ نہ ہو۔ تو آپ کی خواہش پوری کرنے کے لیے میں تیار ہوں"۔

سورج بولے: "ہے سندری! تمہارے ماتا پتا اور بڑے بوڑھے وغیرہ کسی کو بھی تمہارے دان کا ادھیکار نہیں ہے۔ کنیا لفظ کا ارتھ یہ ہے۔ کہ وہ سب کاموں میں آزاد ہے۔ اس لئے کنیا اپنے دان کے لئے بھی آزاد ہے۔ اس لئے ہے اُتم انگ والی! میری خواہش پوری کرنے سے تمہیں پاپ نہیں ہوگا۔ میں دنیا کا محافظ ہوں اور سب کا بھلا چاہتا ہوں۔ پھر میں کوئی ادھرم کا کام کیسے کر سکتا ہوں؟ قدرتاً ہی سب استری پُرش اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کے لئے آزاد ہیں۔ ویواہ وغیرہ کی رکاوٹیں سوبھاؤ کے وِکار (بگاڑ) سے پیدا ہوئی ہیں اس لئے تم بے کھٹکے مجھے سویکار کرو۔ میرے سماگم سے تمہارے ایک بڑے یَش والا مہا باہو بیٹا پیدا ہوگا۔ اور تم کنیا کی کنیا ہی بنی رہو گی"!

کنتی بولیں: "ہے دیو! اگر وہ بیٹا جسے آپ میرے گربھ سے پیدا کریں گے۔ امرت کے کَوَچ (تعویذ)، کُنڈل (بالے) پہنے پیدا ہوگا۔ تو آپ جیسا کہتے ہیں ویسے ہی میرے ساتھ سنگم کیجیے۔ میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ میرا بیٹا دھرماتما ہو۔ اور ویریہ، رُوپ، تیج اور بل وغیرہ میں آپ ہی کی مانند ہو"!

تب "بہت اچھا" کہہ کر آکاش میں چلنے والے سورج نے یوگ رُوپ سے کُنتی کے جسم میں پرویش کیا اور ہاتھ سے ان کی نابھی کو بھی چھو لیا۔ اسی وقت کنیا کُنتی سورج کے تیج سے بے کل اور بے سُدھ ہو کر سیج پر گر پڑیں۔

سورج نے کہا: "ہے سندر نتنب والی! میں تم پر ایسی کرپا کروں گا۔ کہ تمہارا بیٹا سب شستر دھاریوں کا سرتاج ہو۔ اور تمہارا کنیا دھرم بھی بچا رہے گا"!

کُنتی نے جب دیکھا کہ مہا تجسوی سورج مجھ سے سنگم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تب شرم سے ان کے بچن کو سویکار کر کے بولیں: "ہے سورج دیو! آپ جیسا چاہتے ہیں، ویسا ہی ہو"!

اس کے بعد راجہ کُنتی بھوج کی کنیا کُنتی دیوی موہت اور شرمسار ہو کر لتا (بیل) کی طرح کانپتی ہوئی سیج پر گر پڑیں۔ سورج نے اس کو اپنے تیج سے موہت کر کے اپنی آتما کو اس کے شریر میں داخل کیا۔ اس کے بعد سورج کی کرپا سے کُنتی پھر کنیا

ہو گئی۔ اس طرح سورج نے کنتی کو دوشت (ناپاک) نہیں ہونے دیا۔ ان کے چلے جانے پر کنتی پھر ہوش میں آ گئیں۔

ہنس وغیرہ پرندوں کے ادھر ادھر پھرنے سے کملوں کا وِمل (پاک، صاف) سُگندھت (خوشبودار) پراگ (زرِگل) برابر اُڑا کرتا ہے۔
—— عمر میں بوڑھے ہونے پر بھی تم موڑھ ہو۔ تمہاری عقل بچوں کی سی ہے۔

ایک دن گنگا منوہر روپ دھارن کر استری کے بھیس میں پانی سے نکل کر ہردوار میں وید پاٹھ کرتے ہوئے راج رشی پرتیپ کی داہنی جانگھ پر بیٹھ گئی۔ اس حسن کی مجسّم مورتی کو دیکھ کر راجہ پرتیپ بولے: "ہے کلیانی! تم کیا چاہتی ہو؟ میں تمہارا کیا کام کروں؟"

استری کا روپ دھارن کرنے والی گنگا نے کہا: راجن! میں کامنا کے بس میں ہو کر تم کو بھجنے کے لیے آئی ہوں۔ تم میری خواہش پوری کرو۔ بھلے آدمی کام کی اچھا کرنے والی کامنی سے تیاگ کی نندا کرتے ہیں!"

پرتیپ بولے: ہے سُندری! میرا دھرم انوسار یہ برت ہے کہ میں کام کے بس ہو کر پرائی استری یا دوسرے ورن کی استری کو گرہن نہیں کر سکتا۔"

گنگا: مہاراج! مجھ میں کوئی کولکشن (عیب) نہیں ہے۔ میں گُن کے ایوگیہ نندت (بدچلن) عورت نہیں ہوں۔ میں سُورگ کنیا ہوں۔ اور تم پر پریم کر کے تم سے پرارتھنا کرتی ہوں کہ تم مجھے گرہن کرو۔"

راجہ پرتیپ: "ہے سُندری! تم نے میری داہنی جانگھ پر بیٹھ کر مجھے اپنی خواہش پوری کرنے کے قابل نہیں رکھا۔ اگر میں تمہیں گرہن کروں گا۔ تو دھرم میں بٹا لگے گا۔ تم میری داہنی جانگھ پر آ کر بیٹھ گئی ہو۔ ہے سُندری! داہنی جانگھ بیٹے، کنیا اور پتر ودھو (بہو) کے بیٹھنے کا استھان ہے۔ استری کے بیٹھنے کا استھان تو بائیں جانگھ ہے۔ اس لئے میں تم کو اپنی پتر ودھو بنا سکتا ہوں۔ استری نہیں بنا سکتا ——"

گنگا: راجن! آپ دھرماتما ہیں۔ آپ کی خواہش کے مطابق آپ کے بیٹے کی دھرم پتنی بننا مجھے سویکار ہے۔

....

اب راجہ پرتیپ اپنی رانی کے ساتھ سنتان کی خواہش سے تپ کرنے لگے۔ اس سے بڑھاپے میں ان کے مہا بھشک نامی بیٹا پیدا ہوا — بوڑھے پرتیپ کے تپ کرکے شانت ہونے پر پیدا ہونے کی وجہ سے مہا بھشک کا دوسرا نام شانتنو ہوا

....

شانتنو کے جوان ہونے پر پرتیپ نے ان سے کہا: "بیٹا جب تم ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے تب ایک دن ایک سورگ کی سندری تمہارے بھلے کی کامنا سے میرے پاس آئی تھی۔ اگر وہ بے مثل سندری نوجوان دیوی بیٹے کی خواہش سے تنہائی میں تمہارے پاس آوے۔ تو تم میری آگیا سے اس کی کامنا پوری کرنا۔ اس سے یہ کبھی نہ پوچھنا کہ تم کون ہو؟ کس کی بیٹی ہو؟ وہ جو کچھ کرے۔ اس کے متعلق بھی تم اس سے کسی طرح کی جواب طلبی نہ کرنا۔ اور اس کی ادائیگی یا عدم ادائیگی فرض کے متعلق بھی کچھ نہ کہنا —"

اپنے بیٹے شانتنو کو یوں آگیا دے کر اور راج گدی پر بٹھا کر مہاراج پرتیپ بان پرستی ہو گئے۔ اندر کی طرح تیجسوی شانتنو راجہ ہو کر راج کرنے لگے۔ وہ اکثر بنوں میں شکار کے لیے جایا کرتے تھے۔ ایک دن وہ گنگا کے کنارے گھوم رہے تھے اسی وقت ساکشات لکشمی کی طرح پرکاش والی حسن مجسم بیش قیمت زیور پہنے ہوئے ایک عورت انہیں دکھائی دی۔ کمل کے پھول جیسی۔ نہایت مہین کپڑے پہنے۔ اس عورت کو وہاں اکیلی دیکھ کر راجہ کو بڑا تعجب ہوا۔ ان کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ ان کی آنکھوں کے چکور اس چندر مکھی کے حسن کی چاندنی کو دیکھ کر کسی طرح سیر نہیں ہوئے۔ وہ حسین عورت تیجسوی راجہ کو دیکھ کر انہیں اپنے دل کا بھاؤ انوراگ بتلانے لگی۔ اور راجہ کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھتے ہوئے گویا اس کی سندرتا کا امرت پینے لگی۔ تب شیریں زبانی سے اسے خوش کرتے ہوئے راجہ شانتنو نے کہا:

سندری! تم کون ہو؟ تم دیوتا، دانو، گندھرو، یکش، ناگ یا انسان کس کی لڑکی ہو؟ تم کیا کوئی بہشت کی اپسرا ہو؟ تم کوئی بھی ہو۔ میں تم سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ تم میری بیوی بن کر مجھے کرتارتھ (شاد کام) کرو؟

راجہ کے یہ بچن سن کر اور اپنی پرتگیا کو یاد کر کے شیریں مسکراہٹ کے ساتھ سندری گنگا نے کہا: "مہاراج! میں آپ کی رانی بن کر آپ کی کامنا پوری کروں گی۔ اور ہمیشہ آپ کی آگیا میں رہوں گی" ....

پتی کی خواہش کرنے والی عورتوں کی طرح سینکڑوں ندیاں گویا بڑے اہنکار میں بھری ہوئی تیزی کے ساتھ چلتی ہوئی سمندر میں آکر ملتی ہیں۔

سری کرشن کی سولہ ہزار (۱۶,۰۰۰) ششش رتو کی کملنی کی طرح مرجھائی ہوئی استریاں پتی کے ویوگ پر بہت دکھی ہیں۔ وہ استریاں وقت پا کر سرسوتی ندی میں ڈوب کر منش شریر تیاگ کر اپسراؤں کے بھیس میں ان کے پاس پہنچ گئیں۔
"ہے دھرماتما پرش! کام نے میرے ہردے پر اپنا ادھکار کر لیا ہے۔ میں آپ کو بھجنے کے لئے درخواست کر رہی ہوں۔ آپ کرپا کر کے مجھے قبول کر لیجیے"۔
ہڑمبا بھیم سین سے

"تم تو بڑے کام کار کے ماہر ہو۔ اچھے رسک (عاشق مزاج) شرومنی (عمدہ۔ اعلیٰ) ہو۔ کیسے پرش رس کے جاننے والے ہو۔ تمہارے جیسا استریوں کو رجھانے والا کوئی دوسرا نہیں ہے
دروپدی سے جو اگیات واس کی وجہ سے سیراندھری (داسی) کے بھیس میں تھی۔ رانی سودیشنا بولیں: "ہے سندری۔ میں تم کو بڑی خوشی سے اپنے پاس رکھ سکتی ہوں۔ مگر مجھے ڈر یہی ہے۔ کہ تم کو دیکھ کر کہیں مہاراج کا دل تم پر موہت نہ ہو جائے۔ جب یہ رنواس کی سب عورتیں موہت ہو کر ٹکٹکی لگا کر تمہیں تاک رہی ہیں۔ اور محل کے اندر کے درخت تک تمہیں دیکھ کر جھک پڑے۔ تب کون مرد ہے جو تمہارے روپ کو دیکھ کر فریفتہ نہ ہو جائے؟
ہے سندری! اس میں شک نہیں۔ کہ مہاراج وراٹ تمہارے اس الوکک روپ (لاثانی حسن) کو دیکھ کر مجھے چھوڑ کر تمہیں پر لٹو ہو جائیں گے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ تم جس مرد کی طرف انوراگ (پیار) کی نگاہ سے خوش ہو کر دیکھو گی۔ یا جو مرد ہمیشہ تم کو دیکھے گا۔ وہ ضرور کام دیو کے بس میں ہو جائے گا۔ ہے سندری! جیسے کوئی مورکھ درخت پر چڑھ کر جس ڈال پر بیٹھا ہو۔ اسی کو کاٹنے کے لیے تیار ہو کر اپنی موت کا سامان تیار

کرے ۔ ویسے ہی میرے لیے تم کو راج محل میں رکھنا بھی ہے ۔ جیسے کیکڑی اپنی موت کے لیے ہی گربھ وتی (حاملہ) ہوتی ہے ۔ ویسا ہی میرا تم کو اپنے پاس رکھنا ہوگا "

دروپدی بولیں : رانی جی ! راجہ وراٹ یا اور کوئی پُرش مجھے پراپت نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ پانچ نوجوان گندھرو میرے سوامی ہیں ۔ وہ مہابلی ہیں ۔ اور ہمیشہ پوشیدہ طور سے میری رکھشا کیا کرتے ہیں ۔ .... جو پُرش مجھے معمولی عورت سمجھ کر حاصل کرنا چاہتا ہے ۔ اسے میرے سوامی گندھرو اسی رات کو مار ڈالتے ہیں ۔ کوئی بھی مرد میرے دھرم کو نشٹ نہیں کر سکتا "........

یہ سُن کر سودیشنا بولی : ہے سُندری اگر تمہارا ایسا چرتر ہے تو تم یہاں آرام سے رہو ۔ میں تم کو اپنے ہاں آشرہ دیتی ہوں "

ایک دن پرم سُندری دروپدی رنواس میں دیوی کی مانند بیٹھی تھیں ۔ اس وقت راجہ وراٹ کا سالا اور سیناپتی مہابلی کیچک اندر آیا ۔ دروپدی کو دیکھتے ہی وہ کام دیو کے بس ہوگیا ۔ ان کو پانے کی خواہش سے بے چین اور کام کی آگ سے دُکھی کیچک اپنی بہن سودیشنا کے پاس پہنچا ۔ وہ مُسکرا کر خوشی کا اظہار کرتا ہُوا بولا : " بہن یہ پرم سندری استری کون ہے ؟ کس کی استری ہے ؟ کہاں سے آئی ہے ؟ میں نے پہلے کبھی راجہ وراٹ کے رنواس میں اس ترِبھُون (عوالم ثلاثہ) سُندری کو نہیں دیکھا ۔ شراب جیسے اپنی منوہر مہک ہی سے من کو متوالا بنا دیتی ہے ۔ ویسے ہی یہ مجھے اپنے رُوپ سے مست کر رہی ہے ۔ یہ مجھے اپنے بس میں کیے لیتی ہے اور میرے من کو متھے ڈالتی ہے ۔ اسے دیکھ کر میں کام دیو کے بانوں سے زخمی ہو گیا ہُوں ۔ اس کا ملنا ہی اس کا تریاق ہے ۔ رانی ! اس استری کا اَلَوکِک رُوپ ہے ۔ یہ تمہاری داسی ہونے کے یوگیہ نہیں ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ میرے اوپر اور جو کچھ بھی میرا ہے ۔ اس کے اُوپر حکومت کرے —— میرا منوہر محل اس سندری کے رُوپ سے شوبھا پائے "

اس طرح سُدیشنا سے کہہ کر دروپدی کے ملنے کے لیے دُشٹ کیچک ان کے پاس گیا ۔ جیسے جنگل میں گھومنے والا ناچیز گیدڑ شیر کی لڑکی سے پریم کرنے کی خواہش کرے ۔ ویسے ہی دروپدی سے ملنے کی خواہش سے بیاکل ہُوا کیچک ان کے پاس پہنچا ۔ پاس جا کر وہ دروپدی سے بولا :

" سندری تم کون ہو ؟ کس کی استری ہو ؟ یہاں کہاں سے آئی ہو ؟ ہے شُبھ رُوپنی ! تمہارے جیسی سُندر شریر اور منوہر رُوپ والی استری آج تک میں نے نہیں دیکھی تھی ۔ ہے چندر مکھی ! تمہارا بے مثال کومل منوہر مکھ منڈل اپنی شوبھا سے

کلنکت رہت چندر منڈل کو بھی نیچا دکھا رہا ہے تمہاری سلونی آنکھیں کمل دل کی مانند بڑی بڑی اور ہردے کو ہرنے والی ہیں۔ تمہاری بانی (آواز) کویل کی تان کو بھی مات کرتی ہے۔ تمہارے جیسی لاثانی سُندری، سرواَنگ سُندری (حُسنِ مجسّم) استری میں نے دنیا پر کہیں نہیں دیکھی۔ سندری! تم کیا کمل واسنی لکشمی ہو؟ یا سُبہت ہی رُوپ وتی ساکشات کام دیو کی استری رتی ہو؟ شفاف چاندی کی طرح تمہارے جسم کی کانتی کومل پلکوں والی آنکھیں، اور مُسند مُسکان (شیریں مسکراہٹ) سے شوبھا پایا ہُوا سلونا مکھڑا دیکھ کر دنیا میں کون ایسا بہادر ہے اور بیر پُرش ہے۔ جو کام دیو کے بانوں کا نشانہ نہ بن جائے؟ ہے پُر دوش انگوں والی سُندری! تمہارے یہ زیوروں سے مزیّن گھنے اور اُبھرے ہُوئے ستن کام دیو کے تیز انکشوں کی طرح مجھے ستا رہے ہیں۔ ہے منوہر مُسکان والی سُندری! ہے اُتم بھوؤں والی! تمہاری تریلی سے شوبھا پانے والی، ستنوں کے بوجھ سے جھکی ہُوئی مُٹھی میں آجانے والی کمر اور ندی کے تٹ کی طرح نرمل جنگھائیں دیکھ کر پیدا ہُوئی ناقابلِ برداشت کام کی آگ، تمہارے ملنے کی چاہ سے اور زیادہ بھڑک کر مجھے جلا رہی ہے۔ اس لیے ہے پیاری! تم اپنے آپ کو میرے ارپن کر کے جل کی برشا کرنے والے سماگم رُوپی بادل کے ذریعے اس بڑھتی ہُوئی کام اگنی کو جلدی بجھاؤ۔

ہے چندر مکھی! تمہارے سنگم (ملاپ) کی چاہ کی مدد سے اور بھی تیز ہو کر یہ کام دیو کے کٹھور بان میرے ہردے کو متھ رہے ہیں۔ میرے ہردے کو پھاڑ کر بڑی تیزی سے اندر گھُسے جا رہے ہیں۔ اس لیے ہے سُندری! تم آتم سمرپن کر کے مجھے بچا لو! ہے ہاتھی کی چال چلنے والی! تم طرح طرح کے عجیب و غریب کپڑے، گہنے، پھُول مالا وغیرہ پہن کر میرے ساتھ مزے سے بھوگ وِلاس کرو میری اور اپنی خواہش پوری کرو۔ ہے سُندری! تم سمپورن سُکھ بھوگنے کے یوگیہ ہو۔ ایسا ہونا ہی سوابھاوِک ہوگا۔ پھر تم کیوں کلیش کے ساتھ عبث وقت گنوا رہی ہو؟ میرے ساتھ رہ کر سب سُکھ بھوگوں کی اُدھکارنی بنو۔ امرت کی طرح لذیذ بھوجن وغیرہ کرتی ہُوئی سوبھاگیہ کا سُکھ بھوگو!

ہے منوہر سُکھ والی! بھوگ کے بنا تمہاری یہ منوہر جوانی، سنسار کو موہت کرنے والا رُوپ اور دل پسند شریر شوبھا، بنا پہنی ہُوئی مالا کی طرح بالکل بیکار ہوئی جا رہی ہے۔ ہے منوہر مُسکان والی! تمہاری خاطر میں اپنی پہلی استریوں کو چھوڑ دوں گا۔ وہ سب کی سب تمہاری داسیاں بن جائیں گی اور میں بھی سدا تمہاری آگیا کا پالن